REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر:
۱۸ شعبان ۱۳۷۹ھ
یوم سہ شنبہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۳۹ھش ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ فروری بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

منتخب نمائندوں کی طرف سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پر اعتماد کا اظہار

صدر کو ملک میں آئین سازی کیلئے تمام ضروری اقدامات کا اختیار مل گیا

لاہور ۱۵ فروری۔ صوبائی دارالحکومت اور مغربی پاکستان کے دوسرے تمام شہری و دیہاتی علاقوں میں صدر پاکستان کے انتخاب سے متعلقہ پولنگ ختم ہو گیا۔ اس سلسلہ میں موصول شدہ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق تقریباً ۹۷ فیصد رائے دہندگان نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں بھی بھاری اکثریت نے صدر کے حق میں ووٹ ڈالے۔ صدر ایوب کو اعتماد کا ووٹ ملنے کا یہ مطلب ہے کہ انہیں ملک میں آئین سازی کے لئے تمام اقدامات کا اختیار مل گیا ہے۔ اور وہ مرتب ہونے والے آئین کے تحت پہلی مقررہ مدت کے لئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

حسب اعلان بیشتر مقامات پر پولنگ صبح ۹ بجے سے چار بجے سہ پہر تک جاری رہا جس میں بنیادی جمہوریتوں کے قریباً ننانوے فیصد منتخب ارکان نے حصہ لیا۔ مخالف ووٹ ڈالنے والوں کا تناسب بمشکل دو فیصد رہا۔ اس پولنگ کے نتیجہ کے سلسلہ میں پہلا باقاعدہ اعلان آج ۱۵ فروری گیارہ بجے قبل دوپہر کراچی میں ہوگا۔

پولنگ نہایت خوشگوار اور پُرامن ماحول میں مکمل ہوا۔ ہر رائے دہندہ نے نہایت آزادی سے اپنا حق رائے دہندگی استعمال کیا۔ کیونکہ ہر پولنگ سٹیشن پر رازداری کا مکمل انتظام تھا۔ پرچیاں ڈالنے کی تمام کارروائی چار بجے سہ پہر تک مکمل ہوئی۔ اور پھر پریذائیڈنگ افسروں نے بہت سے لوگوں کی موجودگی میں ان پرچیوں کی گنتی کی۔ اس موقعہ پر حاضرین نے "زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

— پھنانہ ۱۵ فروری۔ روس اور گیوبا نے ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے مطابق روس آئندہ سال کے عرصہ میں کیوبا سے ۵۰ لاکھ ٹن کھانڈ خریدے گا۔

صدر محمد ایوب خاں کی کامیابی کی تقریب شایان شان طریقہ سے منائی جائے گی

۱۷ فروری کی عام تعطیل ہوگی۔ حکومت کا فیصلہ

لاہور ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی ۱۴ فروری کی پولنگ میں کامیابی کی تقریب نہایت شاندار طریقہ سے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تقریب میں ملک کے تمام تعلیمی و ثقافتی ادارے بھی شرکت کریں گے۔ اس مقصد کے لئے جو عارضی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء کو پورے پاکستان میں عام تعطیل ہوگی۔ اور اس دن صبح سے لے کر رات تک سرکاری و غیر سرکاری طور پر خوشی منائی جائے گی۔ بالخصوص سکولوں کے طلباء اور طالبات کے لئے رنگا رنگ کی تقریبات منعقد ہوں گی۔ علی الصبح ملک کی تمام بڑی مساجد میں پاکستان کے شاندار مستقبل کے لئے دعائیں مانگی جائیں گی۔ تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے۔ اور پھر ہر شہر اور ہر قصبہ میں سکولوں کے طلباء کے جلوس نکلیں گے۔ بعد ازاں تمام سکولوں کے بچوں میں مٹھائی تقسیم ہوگی اور محتاجوں کو کھانا کھلایا جائے گا۔ سہ پہر مختلف نوعیت کے تفریحی اجتماعات ہوں گے۔ اور رات کو سرکاری و غیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں ہوگا۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ فروری ۱۹۶۰ء کو اس سلسلہ میں پاکستان کی تمام چھاؤنیوں میں فوجی پریڈیں ہوں گی۔ جن کے دوران افواج کے روبرو صدر کے انتخاب کا باقاعدہ اعلان کیا جائے گا۔

غانا سے مکرم ابراہیم محمد مینو کی آمد

ربوہ ۱۵ فروری۔ غانا مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے لوکل مبلغ مکرم ابراہیم محمد مینو کل مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۰ء بروز اتوار شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ان کے استقبال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل ہونے پر انہیں مبارکباد پیش کی۔ جب برادر ابراہیم محمد مینو گاڑی سے اتر کر سرزمین ربوہ پر قدم رکھا۔ تو احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت فضل عمر زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ ابراہیم محمد صاحب احباب کے اس جوش اور اخلاص سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے خود بھی نہایت پُرجوش آواز میں یہی نعرے خود بلند کر کے اپنے جوش اور اخلاص کا اظہار کیا۔ چنانچہ جب انہوں نے نعرے بلند کئے۔ تو احباب نے ان کی اقتداء میں اور بھی زیادہ جوش سے نعرے لگائے۔

مکرم ابراہیم محمد مینو ۱۹۳۰ء میں محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ سالہا سال سے اپنے وطن غانا میں بطور لوکل مشنری خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اب دینی علوم کی مزید تحصیل کے لئے مرکز سلسلہ تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرکز سلسلہ میں ان کا آنا مبارک کرے۔ آمین

مبلغین مشرقی افریقہ کی تشریف آوری

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۵ فروری۔ مبلغین اسلام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں تیرہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کا شایان شان استقبال کیا۔ احمد یت پھولوں کے ہار پہنائے اور اس طرح انہیں نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین اسلام کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور انہیں بیش از بیش خدمات سے نوازے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں

جیساکہ ہم نے اپنے ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں ذکر کیا ہے گذشتہ کئی صدیوں سے مسلمانوں کی خلافتی مرکزی حکومت کمزور ہو چکی تھی اور ہندوستان میں مسلمانوں کی زبردست حکومت ہونے کی وجہ سے علماء و فضلا اور تمام فنون کے ماہرین کا مرجع ہندوستان بن گیا تھا مگر یہاں بھی جہاں تک اسلام کے قیام و استحکام کا تعلق تھا بہت سی بدعتیں مسلمانوں نے اختیار کرلی تھیں اور حالات ایسے خطرناک ہو گئے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو مبعوث فرمایا ہم نے آپ کے مکتوبات میں سے چند حوالے گذشتہ اداریہ میں نقل کئے ہیں جن سے اس وقت اسلام کی کمزوری اور ضعف پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بعثت کی وجہ سے خود ہندوستان اسلام کا مرکز بن گیا تھا اور اسکے مقابلہ میں کوئی دوسرا اسلامی کہلانے والا ملک اسلام کے نقطۂ نظر سے اتنا اہم نہیں رہا چنانچہ آپ کے بعد حضرت ولی اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کو مجددیت کا مقام عطا ہوا۔ یہ حقیقت خود اس بات پر دال ہے کہ ہندوستان اللہ تعالےٰ کے نزدیک تجدید و احیائے اسلام کے لئے اہمیت حاصل کرچکا تھا۔

اس کی ظاہر وجوہات بھی کئی ایک ہیں اول وہ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مضبوط حکومت قائم رہی تھی اور اگرچہ حکومت نے تجدید و احیائے اسلام کی طرف بہت کم توجہ کی تھی تاہم اسلامی درویشوں اور اہل علم حضرات کی کوششوں اور ان کے علمی و دینی کاموں کی وجہ سے ہندوستان واقعی دین اسلام کا ایک عظیم مرکز بن چکا تھا ایسا کہ جس کی نظیر اس وقت کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی تھی۔

دوسری وجہ جو سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں دُنیا کے تقریباً تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندے موجود ہو گئے تھے اور تقریباً ہر مذہبی خیال کے لوگ پائے جاتے تھے۔ مسلمان پارسی۔ ہندو۔ بدھ۔ جینی۔ یہودی وغیرہ تو پہلے ہی یہاں موجود تھے مغربی اقوام کی آمد کی وجہ سے عیسائیت اور نیچرپرستی بھی یہاں موجود ہو گئی۔ مغربی اقوام کی آمد کی وجہ سے نئے علوم و فنون۔ سائنس اور جدید و قدیم فلسفہ بھی در آمد ہوا۔ پھر اس نئے ذہنی اور لادینی طوفان نے یہاں کی فضا پر جو اپنے اثرات ڈالے تو ان کی وجہ سے تقریباً ہر مذہب کے لوگوں میں ایسے علماء بھی پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اپنے قدیم معتقدات کا از سر نو جائزہ لینا شروع کیا ہندوؤں میں جہاں ایک طرف آریہ سماج نے جنم لیا تو دوسری طرف برہمو سماج۔ دیو سماج وغیرہ کئی ایک نئے مذہبی سکول پیدا ہو گئے اسی طرح مسلمانوں میں نیچری اور اہل قرآن نئے خیالات کی رو میں بہہ گئے اور جس طرح آریہ سماج اور برہمو سماج نے ہندوؤں میں مذہب کی توجیہہ نئے خیالات کی روشنی میں کرنی کی کوشش کی اسی طرح اہل نیچر اور اہل قرآن نے اسلام کے ساتھ کیا۔ الغرض انگریزوں کے عہد میں ہندوستان شروع ہی سے تقریباً تمام قسم کے مذہبی اور غیر مذہبی خیالات کا ایک بابل بن گیا تھا۔ یہ بوقلمونی طوفان تھا جس میں اسلام گھر گیا تھا۔ عیسائیت اور مغربی الحاد کا حملہ بڑا سخت تھا۔ تاہم اس کے زیر اثر اسلام کے خلاف خود اندرونی اور بیرونی کئی ایک مخالفانہ محاذ قائم ہو گئے تھے۔ اس وقت سوا ہندوستان کے دنیا کا کوئی خطہ نہ تھا جہاں ایسی یا اس کے قریب صورت حال ہو گئی ہو۔ یورپ اور امریکہ میں الحاد اور عیسائیت کا مقابلہ تھا مگر وہاں ہندوازم۔ یہودیت۔ بدھ ازم۔ برہمو سماج۔ آریہ سماج اہل قرآن وغیرہ کا نام و نشان نہ تھا۔ اس طرح سوا ہندوستان کے ایشیا کے کسی ملک میں یہ حالت نہیں تھی الغرض چین۔ جاپان۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ سب ممالک اس صورت حال سے مبرا تھے یورپ افریقہ۔ امریکہ اور آسٹریلیا میں اور نہ جزائر میں کوئی ملک ایسا تھا جہاں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ابتداء ہونی چاہیئے تھی۔ بات یہ ہے کہ جیساکہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اس لحاظ سے ہوئی تھی کہ تمام مذاہب عالم اور تمام سلسلہ ہائے خیالات پر اسلامی اصولوں کا غلبہ ثابت کیا جا سکے۔ اس لئے ضروری تھا کہ چودھویں صدی کے مجدد جو انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدئ معہود بھی ہونا تھا اور جو اس زمانے کے انتہائی خرابیوں کے لشکروں کے مقابلہ میں آنا تھا ایسی سرزمین میں مبعوث ہوتا جہاں یہ مواقع حاصل ہوتے کہ اسلام کو تمام ادیان پر فائق ثابت کیا جا سکتا۔ اور جہاں اسلام کے مقابلہ میں ہر منذاول مذہب اور ہر خیال کے نمائندے موجود ہوتے تاکہ وہ اپنے اپنے عقائد و خیالات کو اسلام کے مقابلہ میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ لے کر نکلتے اور اسلام کا نمائندہ ان سب کے مقابلہ میں اسلام کے کاری اسلحہ لے کر آتا اور اللہ تعالےٰ کی رہنمائی سے ان کو شکست دیتا۔ اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد مستحکم ہو جاتی اور پھر تمام دنیا کے کناروں تک اسلام کی فتح کا جھنڈا لہرایا جا سکتا۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "فتح اسلام" کا جو آج سے ستر سال پہلے پہلی بار شائع ہوئی تھی اس ضمن میں ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔ فھو ھذا

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کرکے بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھکر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام پاک میں موکد طور پر بیان کرچکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی۔ جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کرکے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اسکو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں

وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے"۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیز سلیم احمد پراچہ کا نکاح انیسہ پروین بنت خواجہ محکم الدین صاحب مرحوم سے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۲۵ جنوری ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکات ہو آمین۔

فضل کریم پراچہ وکیل بھیرہ

"یوم مُصلح موعودؑ"

احباب جماعت: ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم دن ہے اس تاریخ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس کے پورا ہونے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آرہی ہے جماعتوں کو چاہیئے ابھی سے اپنے اپنے مقام پر "یوم مصلح موعود" منانے کی تیاری شروع کر دیں اور تقاریر کے ذریعہ سے اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی اور عظمت سے واقف اور آگاہ کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے قائم کیا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ پر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے

جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو جو تقریر فرمائی تھی وہ افادہ احباب کے لئے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج سب سے پہلے میں دوستوں کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال

تفسیر کبیر کی ایک اور جلد

شائع ہو گئی ہے۔ جو سورۃ فرقان اور سورۃ شعراء کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس تفسیر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر اس وقت دوستوں نے یہ تفسیر نہ خریدی تو بعد میں انہیں اس تفسیر کے نایاب ہونے پر افسوس ہو گا۔ جیسا کہ سورۃ یونس سے کہف تک کی تفسیر کے ختم ہونے پر دوستوں کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ عراق سے ایک دوست نے خط لکھا کہ میں نے آپ کی تفسیر ایک غیر احمدی کو پڑھنے کے لئے دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کی تبدیلی ہو گئی۔ تو میں نے اس سے کتاب مانگی۔ اس نے کہا کہ یہ کتاب میں نہیں دے سکتا۔ تم میرے پاس فروخت کر دو۔ آخر سو روپے کو اس غیر احمدی نے تفسیر کی کتاب خرید لی۔ اسی طرح ایک اور دوست کی چٹھی آئی۔ کہ مجھے اگر آپ پچاس روپے تک تفسیر کی کتاب خرید دیں۔ تو میں روپیہ بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ اور پچیس پچیس روپیہ تک تو قادیان میں یہ کتاب عام فروخت ہوئی تھی۔ اسی طرح حال ہی میں ہندوستان کے ایک مشہور رسالہ کے ایڈیٹر نے تفسیر کبیر کی ایک جلد پڑھ کر لکھا کہ یہ کتاب میں نے ایک احمدی دوست سے مستعار لی ہے۔ جسے مجھ کو واپس کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر مجھ سے کبھی جدا نہ ہو۔

پس اب

تفسیر کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے

اور اسے ابھی سے خرید لینا چاہیئے اگر موجودہ تفسیر کی خریداری کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو پھر اس تفسیر کا ملنا بھی اسی طرح مشکل ہو جائیگا جس طرح پچھلی تفسیر کا ملنا مشکل ہو گیا تھا۔

یہ تفسیر خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآنی علوم و معارف کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے اور جس قدر مستشرقین یورپ کی طرف سے اسلام پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اعتراضات کا اس میں لطیف پیرایہ میں جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر اس تفسیر کو پڑھ لیا جائے تو

اسلام اور احمدیت

کے متعلق کئی قسم کے نئے علم علوم حاصل ہوتے ہیں۔ اور انسان کو محسوس ہوتا ہے کہ اس پر کیا ذمہ واریاں ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور دشمنان دین کے حملوں کے دفاع کے لئے اسے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

یہ تفسیر الشرکۃ الاسلامیہ والوں نے شائع کی ہے۔ اسی طرح تفسیر کی کچھ پہلی جلدیں بھی ان کے پاس موجود ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو جلد خرید لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کتاب ختم ہو جائے۔ اور پھر انہیں افسوس ہو۔

اسی طرح اس سال "ادارۃ المصنفین" نے

تاریخ احمدیت کا تیسرا حصہ

بھی شائع کر دیا ہے۔ گذشتہ سال اس کا پہلا حصہ شائع ہوا تھا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو بھی خریدیں اور پڑھیں۔ تاکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات کا علم ہو۔

اگر کتابیں تو چھپتی جائیں مگر فروخت نہ ہوں۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس دوستوں کو اس سال کے نئے لٹریچر سے جو مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہوا ہے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی جائے۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کی جائے۔ یہی ہمارے تمام کاموں کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو۔ جہاں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ پہنچ جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۱۰ء میں دعوئے نبوت فرمایا تھا۔ اور ۶۳۲ء میں آپ نے وفات پائی۔ گویا آپ نے

دعوئے نبوت کے بعد

صرف ۲۳ سال عمر پائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قلیل مدت میں ہی آپ کے کام اور کلام میں عظیم الشان برکت ڈالی۔ اور جو غیر معمولی کامیابی اس نے آپ کو بخشی۔ وہ کسی اور نبی کو میسر نہیں آئی۔

احادیث میں لکھا ہے کہ

غزوہ احزاب کے موقعہ پر

جب مدینہ کی حفاظت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدائی شروع کی۔ تو اچانک ایک پتھر ایسا آ گیا۔ جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا تھا۔ صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ خود وہاں تشریف لے گئے۔ اور کدال پکڑ کر زور سے اسے پتھر پر مارا۔ اس کے نتیجہ میں اس پتھر میں سے ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اور صحابہؓ نے بھی بلند آواز سے آپ کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر دوبارہ آپ نے کدال مارا۔ تو پھر ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اس پر صحابہؓ نے پھر بڑے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ کدال مارا۔ اور پھر اس پتھر میں سے روشنی نکلی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اور ساتھ ہی صحابہؓ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ جب پتھر ٹوٹ چکا تھا تو صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ نے تین دفعہ اللہ اکبر کیوں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جب پہلی مرتبہ میں نے کدال مارا۔ اور پتھر میں سے روشنی نکلی۔ تو مجھے قیصر روم کے محلات دکھلائے گئے اور ان کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ پھر دوسری دفعہ کدال مارا اور روشنی نکلی۔ تو مجھے مدائن کے سفید محلات دکھلائے گئے اور

مملکت فارس کی کنجیاں

مجھے دی گئیں۔ پھر تیسری دفعہ کدال مارا۔ اور اس میں سے روشنی نمودار ہوئی تو مجھے صنعاء کے دروازے دکھلائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ چنانچہ انہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ کو زبردست شکست دی اور شام اور ایران اور یمن کی سرزمین پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا

مگر افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے تبلیغ اور آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے میں کوتاہی سے کام لیا اور اسلام کی اشاعت رک گئی ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ آج دنیا بھر میں مسلمان عیسائیوں ہندوؤں اور بدھوں وغیرہ سے بہت زیادہ نہ ہوتے فطرت صحیحہ کے مطابق تعلیم کی اشاعت اگر زور سے کی جاتی تو یقیناً وہ انسانوں کو کھینچ لیتی مگر افسوس کہ تبلیغ اسلام کو انہوں نے فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا میں کمزور ہوتے چلے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس غفلت کا ازالہ کریں اور ساری دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر لے آئیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

پر قریباً چودہ سو سال گذر چکے ہیں مگر ابھی تک اسلام دنیا میں اقلیت ہے۔ عیسائیت کو ۱۹۵۹ سال گذر گئے مگر دنیا میں جتنی عیسائیت پھیلی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں نے زیادہ وفاداری سے کام لیا ہے۔ مسلمان اب تک بھی صرف عرب شام اور ایران میں ہی زیادہ ہیں ورنہ ہندوستان میں وہ کم ہیں۔ روس میں وہ کم ہیں۔ جاپان میں وہ کم ہیں۔ آسٹریلیا میں وہ کم ہیں۔ تھائی لینڈ میں وہ کم ہیں۔ جرمنی میں وہ کم ہیں۔ ناروے اور سویڈن میں وہ کم ہیں۔ فرانس میں وہ کم ہیں۔ سپین میں وہ کم ہیں۔ امریکہ میں وہ کم ہیں۔ فلپائن میں وہ کم ہیں حالانکہ فلپائن میں اسلام بڑی دیر سے قائم ہو چکا ہے۔

اب یہ ہمارا کام ہے

کہ ہم اس غفلت کا علاج کریں اور جیسا کہ خدا تعالے نے اسلام کو برتری بخشی ہے ہم اُسے دنیا میں بھی برتر کر کے چھوڑیں۔ یہاں تک کہ تمام مذاہب یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ اسلام کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نور ساری دنیا میں پھیل جائے

اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کی آگ لوگوں کے دلوں میں پھر بھڑکائی اور آپ نے اپنے انفاسِ قدسیہ سے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا تہیّہ کئے ہوئے ہے مگر اس کے لئے ابھی

بہت کچھ کرنا باقی ہے

ابھی سارا ہندوستان باقی ہے۔ سارا انگلستان باقی ہے۔ سارا روس باقی ہے۔ سارا فرانس باقی ہے۔ سارا سکنڈے نیویا باقی ہے سارا جرمنی باقی ہے۔ سارا آسٹریلیا باقی ہے۔

اس کوتاہی کا علاج ہم نے کرنا ہے اور ہم نے ہی ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں اور اسلام کے غلبہ کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ پس اگر مسیح موسوی کی امت ۱۹۵۹ سال سے دنیا پر غالب چلی آرہی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کو کم از کم چار ہزار سال تک دنیا پر غلبہ حاصل رہے گا اور اگر اللہ تعالےٰ اس سے بھی زیادہ غلبہ عطا کر دے تو یہ اس کا احسان ہے۔ بہرحال تبلیغ اسلام کا کام ہماری زندگیوں تک محدود نہیں بلکہ ہم سب کے مرنے کے بعد بھی ہزاروں سال تک جاری رہے گا۔ اس عرصہ میں ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت باقی تمام فرقوں اور مذہبوں پر چھا جائے گی اور اسلام دنیا میں کامل طور پر غالب آجائیگا

مَیں اس موقع پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد

کو خواہ وہ آپ کے بیٹے ہیں یا پوتے اور نواسے یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے سامنے اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کریں کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو خدمتِ دین میں لگائے رکھیں گے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہیں گے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان لانے والے تمام احمدی بھی خواہ کسی جگہ کے رہنے والے ہوں آپ کے روحانی بیٹے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اس عہد میں شامل ہوں۔

مَیں اس وقت

عہد کے الفاظ

دہراؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد اور آپ کے روحانی بیٹے کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔

یہ اقرار

جو اس وقت آپ لوگوں نے کیا ہے۔ اگر اس کے مطابق قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اور روحانی اولاد اشاعتِ اسلام کے کام میں مشغول رہے تو یقیناً احمدیت تمام دنیا پر چھا جائے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے گا۔

دیکھو حضرت مسیح کے زمانہ پر ۱۹۵۹ سال گذر چکے ہیں مگر مسیحی اب تک اپنے مذہب پر قائم ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تو ابھی بہت تھوڑی مدت گذری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور اب ۱۹۶۰ء ہے گویا آپ کی وفات پر ابھی صرف ۵۲ سال گذرے ہیں۔ اسی طرح یہودیوں کو دیکھو موسیٰ کے زمانہ پر تین ہزار چار سو سال گذر چکے ہیں مگر پھر بھی وہ یہودیت پر قائم ہیں اور ان کے استقلال کو دیکھ کر عیسائی بھی ان کی مدد کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب نہر سویز کا جھگڑا پیدا ہوا اور مسلمانوں نے یہودیوں کو روکا تو انگریزوں نے جو عیسائی ہیں یہودیوں کی مدد کی۔ آپ لوگ تو محمدی مسیح کے تابع ہیں اور محمد رسول اللہؐ موسیٰؑ سے اور آپ کا موعود خلیفہ مسیح موعود مسیح ناصری سے بہت بڑھ کر تھا۔

اگر آج ساری دنیا میں مسیح ناصری کی حکومت قائم ہے تو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت

کیوں قائم نہیں ہو سکتی۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جیسے نبیوں کو بھی محمد رسول اللہؐ کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا تو ان کی امتوں پر آپؐ کی اطاعت کیوں لازمی نہ ہو گی۔

پس آپ لوگوں کو ہمت دکھانی چاہیئے اور ساتھ ہی

دعائیں بھی کرنی چاہئیں

کیونکہ محض ہمت سے کچھ نہیں بنتا اصل چیز دعا ہی ہے پس دعائیں کرو اور پھر دعائیں کرو اور پھر دعائیں کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے چپّہ چپّہ پر احمدیت پھیلا دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور اسلام دنیا پر اتنا غالب آجائیگا کہ باقی لوگ حقیر اور ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔

اگر چار پانچ ہزار سال تک آپ لوگ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں تو اُمید ہے کہ دنیا کے چپّہ چپّہ پر احمدیت پھیل جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیّت" میں تحریر فرمایا ہے کہ

تبلیغ اسلام کا کام

صرف ایک نسل کا نہیں بلکہ ہم سب کے مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ابھی صرف باون سال ہوئے ہیں۔ اور صرف پہلی نسل گذر رہی ہے۔ اگر موسیٰ کی امت تین ہزار چار سو سال تک اپنے مذہب پر قائم رہ سکتی ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کیوں اس سے زیادہ عرصہ تک اسلام پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے داؤد بھی قرار دیا ہے۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اس کے معنے یہ ہیں

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں بھی حضرت داؤدؑ کی شان جیسے آدمی پیدا ہوں گے اور دنیا میں ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اور جسمانی اولاد پھیل جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ اب یہ ہم لوگوں کا جو ان کی جماعت میں سے ہیں کام ہے کہ ہم آپ کے نام اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا موسےٰ اور ان کے خلیفہ مسیح ناصری کے نام لیواؤں سے ہزاروں گنا بڑھ جائیں

میں دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور سستیوں اور غفلتوں سے بچائے اور سچا مسلمان اور سچا احمدی بنائے۔ اور قیامت تک آپ لوگوں کو عزت بخشے۔ اور قیامت تک احمدیت چلتی چلی جائے۔ اور اگر آپ لوگ اپنے ایمانوں پر قائم رہیں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوتے رہیں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ اور قیامت تک خدا تعالےٰ آپ کو اونچا رکھے گا۔ کیونکہ گو خاتم النبیین کے معنے ہم نبیوں کی مہر کے کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قیامت تک صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا تقوم الساعۃ الا علےٰ اشرار الناس یعنی قیامت برے لوگوں

پر آئے گی۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ اشرار الناس بنیں۔ بلکہ

میں یہ چاہتا ہوں

کہ آپ لوگ ہمیشہ اخیار نام کے مستحق رہیں۔ اور اگر آپ لوگ توبہ و استغفار میں مشغول رہیں۔ تو جس خدا نے اپنے رسول کو یہ خبر دی تھی۔ وہ اسے اشرار کی بجائے اخیار میں بھی بدل سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ قیامت تک آپ لوگوں کے ذریعہ سے نیکی کا سلسلہ قائم رہے اور قیامت اشرار پر نہیں بلکہ اخیار پر آئے۔ آخر آپ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں اور اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

پس اس آیت کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اشرار الناس نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ قیامت تک خیار الناس ہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

"ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

مگر اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ اپنی طاقتوں کو لوگوں کے فائدہ کے لئے استعمال کریں اور اپنی شان نہ بڑھائیں۔ بلکہ

بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں

کیونکہ اخرجت للناس کے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور اگر تم سارے انسانوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو کم سے کم اپنی جماعت کی ترقی کیلئے تو کوشش کرو۔ پھر آپ کو خدا تعالےٰ اس بات کی بھی توفیق عطا فرماد یگا کہ آپ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کام کریں۔ میں نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا قیام اسی غرض کے لئے کیا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جہاں جہاں کام کر رہے ہیں لوگوں کے دلوں میں جماعت کی عزت بڑھ رہی ہے پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اتنا بڑھائے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیرو اس کی عظمت کو تسلیم کرنے لگیں اور ہندوؤں اور سکھوں میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہو جائے۔ اور وہ بھی کثرت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے لگیں۔

حضرت مسیح کے واقعہ صلیب

پر ۱۹۵۹ سال گذر چکے ہیں۔ اور عیسائیت اب تک پھیل رہی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مسیح کے استاد حضرت موسیٰ

سے بھی بڑے تھے ان کے ماننے والے ابھی کم ہیں۔ اگر آپ لوگ کمر ہمت کس لیں۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کی طرف توجہ شروع کر دیں۔ تو یقیناً امت محمدیہ اپنی کثرت تعداد میں امت عیسویہ اور امت موسویہ دونوں سے بڑھ جائیگی۔

تاریخ میں لکھا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی اپنے ایک بھائی کے ساتھ آپ کے پاس آیا اور آپ سے گفتگو کرتا رہا۔ جب وہ آپ سے باتیں کرکے واپس لوٹا۔ تو دوسرے بھائی نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا اسکے متعلق کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگا یہ ہے تو وہی جس کی موسیٰ نے خبر دی تھی۔ مگر جب تک دم میں دم ہے۔ ہم نے ماننا نہیں۔ پس ضد کی اور بات ہے۔ لیکن اگر خدا دلوں کو بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے۔ سو تبلیغ بھی کرو اور دعائیں بھی کرو۔ تاکہ جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں میں سے محض ضد کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وہ بھی آپ کو ماننے لگ جائیں۔ اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں میں سے بھی جو لوگ ضد کی وجہ سے انکار پر مصر ہیں۔ وہ بھی سچائی کو ماننے لگ جائیں اور ہم قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو سکیں کہ

اے خدا کے مقدس رسولؐ!

تیری لائی ہوئی تعلیم تو سب تعلیموں سے بہتر تھی مگر مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے عیسائیت دنیا میں غالب تھی۔ اور تیرے ماننے والے عیسائیوں اور مشرکوں کے تابع تھے۔ ہمیں خدا نے ہمت اور توفیق بخشی کہ ہم نے خدائے پاک کا نام اور اس کی سچی تعلیم دنیا میں پھیلائی اور ہزاروں لاکھوں عیسائیوں اور ہندوؤں کو کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ یہ محض خدا تعالےٰ کا احسان تھا۔ ورنہ ہماری مقدرت نہ تھی کہ ایسا کر سکتے۔ اے خدا کے مقدس رسولؐ! جس طرح خدا تعالےٰ کی بادشاہت آسمان پر ہے اسی طرح ہم نے تیری دعاؤں کی برکت سے اور تیرے دل کے درد کی برکت سے

اُس کو دنیا میں قائم کیا۔ اور اب ساری دنیا شرک سے متنفر اور توحید کامل کی عاشق ہے۔ ہم تجھ سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تو اپنے خدا سے یہ عرض کر کہ ان غریب اور کمزور بندوں نے تیرے اور میرے نام کو دنیا میں قائم کیا اور سچائی کی طرف لوگوں کو کھینچ لائے۔ اب تو بھی ان کو بخش دے۔ اور ان کے گناہوں سے درگذر فرما۔ اگر کمزور اور ناطاقت ہوتے ہوئے انہوں نے اتنی بڑی قربانی کی ہے تو اے خدا! تو تو غفورٌ رحیم اور طاقتور خدا ہے۔ تو ان کو کیوں عزت نہیں بخش سکتا۔

تیری شان یہی ہے

اور تیرا مقام یہی ہے۔ اس سے تھوڑا دینا تیری شان کے خلاف ہے۔ پس ان کی کوششوں کو یاد کر۔ اور انہیں بہت اور بڑائی بخش۔ کیونکہ یہ تیری شان کے مطابق ہے۔ اور ان کی خدمات کا بھی تقاضا ہے۔ مسیح موعود کو تو نے اسی لئے مبعوث کیا تھا۔ اور اس کی جماعت نے یہ کام کرکے دکھا دیا۔ پس میرے تخت کے نیچے مسیح موعود کا تخت بچھا۔ اور اسکو اور اسکے اتباع کو عزت بخش۔ اگر ان لوگوں نے کمزور اور بے بس ہوتے ہوئے یہ قربانیاں کی ہیں۔ تو اے خدا! تو رحمان اور رحیم ہوتے ہوئے اور قادر مطلق ہوتے ہوئے اس سے لاکھوں گنا زیادہ انعام انہیں کیوں نہیں دے سکتا۔

یہ مقصد ہے جو ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنے مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اپنی نسلوں در نسلوں کو قیامت تک یہ فرض یاد دلاتے رہنا چاہیئے (باقی)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں:-

جماعت احمدیہ منٹگمری

ماسٹر عبدالکریم صاحب۔ سیکرٹری تعلیم
ملک نذیر احمد صاحب۔ " مال
ملک محمد مستقیم صاحب۔ " امور عامہ
ماسٹر علی محمد صاحب مسلم " اصلاح و ارشاد
شیخ محمد دین صاحب " زراعت
ملک منصور احمد صاحب " وصایا
بابو فیض محمد صاحب۔ آڈیٹر

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

میاں فضل الٰہی صاحب۔ پریذیڈنٹ
قریشی محمد عالم صاحب۔ سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

چوہدری نور محمد صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ

جماعت احمدیہ گدیاں کوٹ پڈا ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد اسماعیل صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری محمد حسین صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری شفیق احمد صاحب۔ " امور عامہ

جماعت احمدیہ گوپاکوٹ پڈا ضلع سیالکوٹ

میاں عبدالحق صاحب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
چوہدری محمد صادق صاحب " " زراعت

جماعت احمدیہ ملکوال ضلع گجرات

ملک محمد مقبول صاحب۔ پریذیڈنٹ
اے۔ ڈی حبیب خان صاحب۔ وائس پریذیڈنٹ

جماعت احمدیہ چک ۲۴۲ ج ب ضلع لائلپور

چوہدری جلال الدین صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری چراغ دین صاحب۔ سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ چک ۹۶ ج ب ضلع لائلپور

چوہدری محمد حسین صاحب۔ پریذیڈنٹ و امین
چوہدری تاج الدین صاحب سیکرٹری مال و محاسب

جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

ملک غلام احمد صاحب عطاء۔ سیکرٹری امور عامہ
چوہدری محمد حسین صاحب " " وصایا
ڈاکٹر احتشام الحق صاحب " " تعلیم

جماعت احمدیہ کھرڑ ۵۴۳ ضلع لائلپور

چوہدری عبدالعزیز صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری محمد [illegible] صاحب۔ سیکرٹری مال۔
محمد شفیع صاحب نمبردار۔ سیکرٹری امور عامہ و زراعت

چوہدری عمر حیات صاحب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم

جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۸ منڈگہ ضلع سرگودھا

رائے عبدالحق صاحب۔ سیکرٹری وصایا

جماعت احمدیہ فاضل پور (مشرقی پاکستان)

مولوی محمد صدیق صاحب۔ پریذیڈنٹ
ماسٹر نور احمد صاحب۔ سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۰ ج ب ضلع لائلپور

چوہدری ابراہیم صاحب۔ پریذیڈنٹ
منشی نذیر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ آدھی کوٹ

سید عبدالغنی صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری سیف الرحمن صاحب۔ سیکرٹری مال
احمد علی صاحب چوہان۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ جنّی ضلع سرگودھا

ملک سردار خانصاحب۔ پریذیڈنٹ
میاں عزت محمد صاحب پٹھان۔ سیکرٹری مال

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ڈپلومہ امدادِ باہمی واکاؤنٹنسی

امتحان برائے گورنمنٹ ڈپلومہ کوآپریشن واکاؤنٹنسی ۲۵-۶-۶۲ کو زیر اہتمام ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن گورنمنٹ ہائی سکول حیدرآباد میں ہوگا۔

شرط:- اُمیدواران سابق سندھ گورنمنٹ فوڈ و ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ریزولیوشن ۴/۴/۲/۹۱ مورخہ ۲۹-۶-۵۴ کے تحت امتحان میں بیٹھنے کے مجاز ہونگے۔ مجوزہ فارم معہ سیلیبس موازی سات آنہ کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ بھیج کر سیکرٹری سے طلب ہو۔ معرفت رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز ویسٹ پاکستان ۱۲-۶-۶۲ تک

(پ - ٹ ۹۲)

۲- ضرورت سپروائزرس

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں سی گریڈ سپروائزرس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۷۵-۵-۱۵۰ علاوہ الاؤنس، انڈیو - ڈھاکہ - واہ کینٹ۔

شرائط:- پاکستانی میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ تجربہ کار کو ترجیح۔ کوائف درخواست عمر۔ قابلیت و تجربہ۔ درخواستیں معہ رسید خزانہ ۵ روپے فیس ۱۵-۳-۶۲ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ (پ - ٹ ۵)

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل

اس میں کوئی شک نہیں کہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے لئے ہر مجاہد کو ایک سال کی طویل مہلت ہوتی ہے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے پیش نظر سال کے ابتدائی حصہ میں وعدہ سو فیصدی پورا کر دینا بہت ہی پسندیدہ اور ثواب عظیم کا موجب ہوتا ہے۔ ان ارشادات کی تعمیل کے قابل قدر نمونے آئے دن مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مکرم فقیر محمد صاحب سٹور کیپر کمبائنڈ ہسپتال سکردو (سیکرٹری مال) نے اپنی جماعت کے چھ مجاہدین سے سو فیصدی چندہ وصول کر لینے کی اطلاع بھجوائی ہے۔ دیگر جماعتوں کے کارکنان کرام بھی اسی نمونہ کی پیروی فرمائیں ۔ حضور فرماتے ہیں:

"زیادہ صحیح طریق یہ ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر ..... اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں"

یاد رہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء سے پہلے پہلے سو فیصدی ادائیگی فرمانے والے مجاہدین کی فہرست یوم مصلح موعود کو دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائیگی ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱- میری اہلیہ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سید امتیاز احمد ظفر انبالوی راولپنڈی)

۲- بندہ آجکل سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اور میری اہلیہ بھی بیمار ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دُور فرمائے۔ اور میری اہلیہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔
(عبدالرحیم بٹ احمدی نیا محلہ عیدگاہ جہلم)

۳- مکرم قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا درد گُردہ کے باعث عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اپریشن بھی کر دیا گیا تھا لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت شفایابی کے لئے دعا کریں۔
(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی)

۴- حاجی محمد یوسف صاحب آف کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ بعارضہ دمہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔
(رفیع احمد بشارت محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۵- میں اور میری والدہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا کریں۔
(محمد ارشد فاروق لاہور)

۶- میرے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیلہ ضلع گجرات ہفتہ عشرہ سے بوجہ ٹانگ پر پھوڑہ نکلنے کے بیمار ہیں۔ سلسلہ کے بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔
(رحمت بیگم صدر لجنہ اماء اللہ اسماعیلہ ضلع گجرات)

۷- میرے والد محمد اسماعیل صاحب فوق اسٹیشن ماسٹر نارووال ۱۰ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام اُن کی صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔
(منور احمد جاوید واہ کینٹ)

۸- میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب انکے دُور ہونے کے لئے دُعا کریں۔
(مقبول احمد بھٹی جہلم)

۹- میری بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت یاب کرے۔
(شیخ معراج الدین) گوجرانوالہ

گمشدہ لڑکا

میرا لڑکا بشارت احمد گھر سے دو تین ماہ سے لاپتہ ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ رنگ گندمی۔ ملیشیا کے کپڑے پہنے ہوئے۔ سر سے ننگا۔ پاؤں میں سفید کپڑے کے بوٹ پہنے ہوئے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔
(عنایت اللہ احمدی مہاجر کشمیر موضع بھوں تحصیل چکوال ضلع جہلم ڈاکخانہ بھوں)

دُعائے مغفرت

"میری والدہ صاحبہ دوران نماز عشاء ۳-۱۲ کو فوت ہو گئی ہیں۔ ۷۵ سال کی عمر تھی۔ احباب دُعائے مغفرت کریں۔
(فضل حسین مہاجر کشمیر حال مقام و ڈاکخانہ چھترہ ضلع اٹک)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۴۳۹

میں سعیدہ اقبال بیگم قریشی زوجہ سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل میرا زیور ہے
کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۷۰/- روپے
بندی طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۷۰/- روپے۔
انگوٹھیاں ۳ عدد طلائی وزنی ۹ ماشے مالیتی ۷۰/-
چوڑیاں طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۴۰/- روپے۔
پازیب نقرئی وزنی ۳۰ تولہ مالیتی ۳۰/- روپے
یعنی کل زیور مالیتی تقریباً ۴۵۰/- روپے اور میرا مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے صرف جو بذمہ خاوند ہے اور مجھے وصول نہیں ہوا۔ میں اپنی اس کل جائیداد یعنی ۹۵۰/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں کہ اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ مجھے میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد حاصل ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد سعیدہ اقبال بیگم قریشی بقلم خود
مکان نمبر ۱۴۱/۲ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ

گواہ شد قاضی ضیاء اللہ قریشی احمدی موصی نمبر ۱۱۶۸۰ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱۵۵۰۴

میں فضل الدین ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم گجر پیشہ مزدوری سبزی فروش عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد سالانہ بذریعہ مزدوری ۱۲۰/- روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا فضل الدین

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد رحمت اللہ سیکرٹری مال بقلم خود۔
جماعت احمدیہ ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ۔

نمبر ۱۵۵۰۵

میں عبدالکریم ولد عبداللطیف صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر تقریباً ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بیدیانوالہ ۶۱/R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ آمد بذریعہ زرگری سالانہ ۳۰۰/- روپے کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری بوقت وفات جس قدر بھی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد عبدالکریم ولد عبداللطیف صاحب
ساکن چک ۶۱/R-B بیدیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

گواہ شد: عبداللطیف والد موصی بیدیانوالہ ۶۱/R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۵۱۲

میں حاجی نادر بخش ولد حاجی امیر الدین قوم شیخ خواجہ پیشہ دکانداری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۱۲ء ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جون ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے
ایک عدد دکان واقعہ آبادی کوٹ مومن مین بازار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ جس کی قیمت آج کے ریٹ سے مبلغ دو ہزار روپیہ ہے اور مذکورہ دکان . . . . میرے پاس رہن باقبضہ مبلغ ۷۰۰/- روپے ہے

(۲) مبلغ اٹھارہ ہزار آٹھ صد اکہتر روپے تین آنہ (۱۸۸۷۱/۳/-) بصورت نقدی یعنی کاروباری صورت میں لگا ہوا ہے

(۳) ایک عدد دکان واقع آبادی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بڑا بازار حق

(۴) ایک عدد مکان و باغیچہ واقع آبادی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور محلہ دارالرحمت تھا۔ جس کا کلیم صرف دکان و باغیچہ کا مبلغ چھبیس ہزار پانصد کا منظور ہو چکا ہے۔

(۵) جو روپیہ بصورت تجارت کاروبار پر لگا ہوا ہے جس کی آمد تقریباً مبلغ یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

میں چونکہ خود کام نہیں کر سکتا اس لئے یہ روپیہ بصورت حصہ داری دیا ہوا ہے۔ تحریر کنندہ شیخ دوست محمد۔

العبد نشان انگوٹھا حاجی نادر بخش
ولد حاجی امیر الدین قوم شیخ سکنہ کوٹ مومن۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: شیخ دوست محمد ولد حاجی امیر الدین دوکاندار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

گواہ شد: شیخ بشیر احمد ولد شیخ دوست محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

ملایا میں ضبط تولید کی مخالفت

سنگاپور ۱۳ فروری۔ پین ملین اسلامک پارٹی کے نائب صدر مسٹر یحییٰ نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ اہل ملایا ضبط تولید کی تحریک سے کنارہ کشی کر کے ملک کی آبادی میں اضافہ کرنا پسند کریں گے اور اس طرح وہ سیاسی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔

نائب صدر مسٹر یحییٰ نے بتایا کہ ملائی باشندوں کو سنگاپور کے اصلی مالکوں کی حیثیت حاصل ہے اس کے باوجود وہ مقامی آبادی کا صرف دسواں حصہ ہیں۔ اس لئے ہمیں ضبط تولید یا فیملی کنٹرول کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو سیاسی بالادستی درکار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آبادی میں کافی اضافہ کریں تاکہ جس کے بعد ہماری سیاسی پوزیشن بہتر اور مضبوط ہو جائے

آپ نے بتایا کہ چین صرف افرادی طاقت کے بل بوتے پر ہی امریکہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ آپ نے وعدہ کیا کہ اگر ان کی پارٹی آئندہ انتخابات جیت گئی تو وہ سنگاپور اور ملایا کے ادغام کا منصوبہ سے ٹھکرا کر دے گی۔

نمبر ۱۵۵۶۶

میاں ضیاء الرحمن ولد عطاء الرحمن قوم تنولی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن داتہ ڈاکخانہ داتہ ضلع ہزارہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد گاؤں مذکور میں ایک چھوٹا خام مکان ہے جس کی موجودہ قیمت تقریباً پانچ سو روپے ہے اس کے علاوہ گاؤں میں ایک ہزار روپیہ کی زمین رہن میرے نام ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد ۲۲۶/- روپیہ پر ہے۔ مکان کی قیمت زمین کی سالانہ آمدن اور ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد ضیاء الرحمن ولد حکیم عطاء الرحمن مرحوم حال کاٹن سیکشن زراعتی کالج ٹنڈو جام

گواہ شد عبدالغفار امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد

گواہ شد چوہدری نذیر احمد ایم۔ ایس سی ایگریکلچر موصی ۶۲۹۶ اسسٹنٹ کاٹن باٹنسٹ زراعتی کالج ٹنڈو جام۔

ہارس شو کامیاب بنانے کی اپیل

لاہور ۱۳ فروری۔ گھوڑوں اور مویشیوں کی قومی نمائش کے ڈائرکٹر میجر جنرل سید غواص نے کل فورٹریس سٹیڈیم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عوام اور اخباری نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ گھوڑوں اور مویشیوں کی اس نمائش کو کامیاب بنانے میں پورا تعاون کریں میجر جنرل سید غواص نے کہا کہ نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو کو اب ایک قومی میلے کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور اگرچہ اب تک اس تقریب کا انتظام فوج کے ہاتھوں میں ہے اگر سول حکام اور عوام آئندہ اس نمائش کا اہتمام کر سکیں تو فوج بخوشی اس میلے کا انتظام انہیں سونپنے پر آمادہ ہو جائیگی

میجر جنرل غواص نے کہا کہ اس تقریب کے موقع پر ہر پاکستانی کو چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں میزبان تصور کرے اور غیر ملکی مہمانوں کی آسائش وغیرہ کا پورا خیال رکھے۔ نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو پر دوسرے ملکوں سے معزز مہمان آ رہے ہیں جن میں ایران کے شہنشاہ اور ملکہ۔ ترکیہ کے صدر جلال بایار اور ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل تھمیا بھی شامل ہیں۔ ترکی کے جلال بایار ۲۱ فروری کو لاہور پہنچیں گے شہنشاہ ایران اور ان کی ملکہ ۲۳ تاریخ کو اور جنرل تھمیا ۲۳ فروری کو لاہور کے ہوائی اڈہ پر پہنچیں گے اور ساڑھے دس بجے فورٹریس سٹیڈیم آئیں گے۔

پنڈت نہرو وزیر اعظم چین سے فوری بات چیت پر آمادہ ہو گئے

بھارتی علاقے سے چینی فوج کے انخلا پر اصرار ۔ خروشیف کا مشن ناکام رہا

نئی دہلی ۱۵ فروری ۔ مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس کل کلکتہ روانہ ہو گئے ۔ جہاں سے وہ رنگون چلے جائیں گے ۔ وہ انڈونیشیا سے واپس آتے وقت کلکتہ میں پنڈت نہرو سے پھر تبادلہ خیالات کریں گے ۔ نئی دہلی میں مسٹر خروشیف اور پنڈت نہرو کی سہ روزہ بات چیت کے بارے میں مشترک اعلان ۱۶ فروری کو جاری کیا جائے گا ۔ اسی دن تک مسٹر خروشیف کلکتہ سے عازم رنگون ہو جائیں گے ۔

معتبر ذریعے معلوم ہوا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم کی گذشتہ تین دن کی بات چیت میں زیادہ تر چین اور بھارت کے سرحدی تنازعات پر بین الاقوامی صورت حال کے پس منظر میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا لیکن دونوں نے اس موضوع پر کوئی اعلانیہ بات کہنے سے احتراز کیا ہے ۔ خیال یہ ہے کہ مسٹر خروشیف پنڈت نہرو پر زور دیتے رہے ہیں کہ انہیں بات چیت کے لئے مسٹر چو این لائی کی دعوت قبول کر کے مساوات کی بنا پر مجوزہ کانفرنس میں شریک ہو جانا چاہیئے ۔ لیکن پنڈت نہرو کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اس اصرار پر قائم رہے ہیں کہ جب تک چینی فوج میکموہن لائن کے جنوب میں واقع بعض علاقوں نیز لداخ کے ایک حصے سے نکل نہیں جاتی جن پر اس نے قبضہ کر رکھا ہے اور جب تک حکومت چین میکموہن لائن کو چین اور بھارت کی مشترک سرحد تسلیم نہیں کر لیتی ۔ اس وقت تک دونوں وزرائے اعظم کی موجودہ بات چیت مفید ثابت نہیں ہو سکتی ۔ یاد رہے نئی دہلی کے سیاسی حلقوں کو مسٹر خروشیف کے دورے سے بہت زیادہ توقعات رہی ہیں ۔ انہیں امید تھی کہ وزیر اعظم روس اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے یہ جھگڑا چکا دیں گے ۔

مسٹر خروشیف کل کلکتہ اور بھیلائی بھیجے روانہ ہو گئے ۔ وہ بھیلائی بھیجے میں فولاد کے اس کارخانے کا معائنہ کریں گے جو روس بھارت کے لئے تیار کر رہا ہے ۔ یہ کارخانہ شروع میں دس لاکھ ٹن فولاد سالانہ تیار کرے گا ۔ ہوائی اڈے پر مسٹر خروشیف سے پوچھا گیا کہ پنڈت نہرو نے آپ سے جو بات چیت کی ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں ۔ مسٹر خروشیف نے اس کا مثبت میں جواب دیا ۔ آپ نے کہا دنیا کی مختلف اقوام میں دوستی اور مفاہمت ہماری مشترک خواہش ہے ۔ چنانچہ میں نے ان تمام امور کے بارے میں پنڈت نہرو سے تبادلہ خیالات کیا ہے ۔

. . . .

آپ نے کہا میں نے پنڈت نہرو اور صدر راجندر پرشاد کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے امید ہے کہ وہ ماسکو آئیں گے مسٹر خروشیف نے چین اور بھارت کے سرحدی تنازعات کو دو دوستوں کے درمیان افسوسناک تنازع قرار دیا ۔ ایک رپورٹر نے کہا آپ نے ماسکو میں چین اور بھارت کے سرحدی تنازعات کے بارے میں جو بیان دیا تھا ۔ کیا آپ اس میں کچھ اضافہ کریں گے ؟ مسٹر خروشیف نے جواب دیا میرا خیال ہے جو ملک بین الاقوامی امن اور دوستی کا خواہاں ہو وہ ایسی ہی پوزیشن اختیار کر سکتا ہے ، جو میں نے اپنے بیان میں اختیار کی ہے ،

مجلس انصار اللہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع ۲۰، ۲۱ فروری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام دار الصدر، کراچی منعقد ہو رہا ہے ۔ اس میں درس و تدریس قرآن پاک ۔ احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف موضوعات پر تقاریر ہوں گی ۔ دینی معلومات اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے ۔ ذکر حبیب پر صحابہ کرام تقاریر ارشاد فرمائیں گے ۔ اجتماعی دعائیں ہوں گی ۔ جملہ ممبران مجلس انصار اللہ کراچی کی شمولیت لازمی ہوگی ۔ خدام اور اطفال کو دینی معلومات اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی ہے ۔ میٹرک کے طلباء پرائمری کے طلباء اور ناصرات الاحمدیہ کے دینی معلومات کے مقابلہ جات میں اوّل آنیوالوں کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے پانچ پانچ روپیے ماہوار کے وظائف ایک سال کے لئے دیئے جاویں گے ۔ بیرونی جماعتوں کے طلباء بھی اس میں حصہ لے سکیں گے ۔ سابق صوبہ سندھ کی مجالس اگر اپنے نمائندگان اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوانا چاہیں ۔ تو جلد از جلد اُن کے اسماء سے اطلاع دیں ۔ تاکہ اُن کے قیام و طعام کا مناسب بندوبست کیا جا سکے ۔ باہر سے آنے والے احباب کو موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لانا ہوگا ۔"

المعلن :۔ عبد الحق ورک مرکزی نمائندہ خصوصی مجلس انصار اللہ مرکزیہ (۲/۱۶۱ مارٹن روڈ ۔ کراچی ۵)

بعدالت جناب محمد عبد الحکیم صاحب بی اے ایل ایل بی ڈپٹی کسٹوڈین

جائیداد متروکہ برائے اضلاع سرگودھا و میانوالی بمقام سرگودھا

ملوکا ولد صالح قوم درکھان سکنہ ڈھگانہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی

بنام

گردھاری رام ولد جیت سنگھ رسا دھو ۔ دینا رام حال ہندوستان مسئول علیہم

مقدمہ نمبر ۷۰ سال ۱۹۵۹ء فک الرہن

بنام گردھاری رام ولد جیت سنگھ رسادھو دینا رام ولد ساون رام حال ہندوستان تارک الوطن

مقدمہ عنوان بالا میں ۱۵/۲ تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے ۔ جس میں غیر مسلم مسئول علیہم کا حاضر ہونا ضروری ہے ۔ چونکہ غیر مسلم مسئول علیہم مذکورہ بالا ترک وطن کر چکے ہیں ۔ لہٰذا اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ غیر مسلم مذکورہ بالا تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ۔ بعدم پیروی یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی

دستخط حاکم ..... مہر عدالت

بعدالت جناب محمد عبد الحکیم صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی ڈپٹی کسٹوڈین

جائیداد متروکہ سرگودھا

ماسٹر غلام حسین ولد ولی محمد سکنہ دودہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا سائل

بنام میلا رام ۔ سوداگر مل پسران جوالا رام قوم گگلانی تارکان وطن مسئول علیہم

مقدمہ نمبر ۱۶ سال ۱۹۶۰ء تصدیق پرانی کرایہ داری بنام میلا رام ۔ سوداگر مل پسران جوالا رام حال ہندوستان ۔

مقدمہ عنوان بالا میں ۱۶/۲ تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے جس میں غیر مسلم مسئول علیہم کی جانب سے پیروی ہونا ضروری ہے ۔ چونکہ غیر مسلم مسئول علیہم ترک وطن کر چکے ہیں ۔ لہٰذا اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مسئول علیہم مذکورہ بالا تاریخ مقررہ پر بوقت نو بجے دن اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے ۔ بعدم پیروی یک طرفہ کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ۔

دستخط حاکم ۔ .... مہر عدالت